صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

FR-10

روزنامہ (1913ء سے جاری شدہ)

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 3 فروری 2016ء 23 ربیع الثانی 1437 ہجری 3 تبلیغ 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 29

شہداء احد کا جنازہ

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن نکلے اور آپ نے اُحد والوں کا اسی طرح جنازہ پڑھا جس طرح میت کا پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ منبر کی طرف گئے اور فرمایا: دیکھو میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تمہارے لئے گواہ ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں اور مجھے بخدا تمہارے متعلق خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، بلکہ مجھے تمہارے متعلق یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں لگ جاؤ گے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب الصلاۃ علی الشہید 1344)

اخلاق عالیہ صحابہؓ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

احد کے میدان میں کفار کے دوسرے حملہ کے نتیجے میں جب مسلمانوں کی صفوں میں بھگدڑ مچی تو صرف چند صحابہ ثابت قدم رہ سکے۔ حضرت طلحہؓ ان میں سرفہرست تھے جو رسول خدا ﷺ کے آگے وہاں سینہ سپر ہو رہے تھے، جہاں بلا کا رَن پڑ رہا تھا۔ کفار اپنی تمام تر قوت جمع کر کے بانی اسلام کو نشانہ بنا رہے تھے۔ چاروں طرف سے تیروں کی بارش ہو رہی تھی۔ نیزے اور تلواریں چمک رہی تھیں۔ بہادر اور جانباز طلحہؓ نے عہد کر رکھا تھا کہ خود قربان ہو جائیں گے مگر اپنے آقا پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے وہ تیروں کو اپنے ہاتھوں پہ لیتے تو نیزوں اور تلواروں کے سامنے اپنا سینہ تان لیتے۔ احد میں صحابہ کی ایک جماعت نے رسول کریم ﷺ کے ہاتھ پر موت پر بیعت کی تھی ان میں طلحہؓ بھی شامل تھے جنہوں نے اس عہد کا حق ادا کر دکھایا۔

(الاصابہ جز 3 ص 290)

نبی کریم ﷺ جنگ کا نقشہ ملاحظہ فرمانے کے لئے ذرا اونچا ہو کر حالات جنگ کو دیکھنا چاہتے تو حضرت طلحہؓ گھمسان کے اس رَن میں اپنے آقا کے لئے بے چین و بے قرار ہو جاتے اور عرض کرتے لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ ...... یا رسول اللہ آپ دشمن کی طرف جھانک کر بھی مت دیکھیے کہیں کوئی ناگہانی تیر آ کے آپ کو نہ لگ جائے نَحْرِي دُوْنَ نَحْرِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ میرے آقا میرا سینہ آپ کے سینہ کے آگے سپر ہے۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ احد)

کبھی دشمن ہجوم کر کے رسول اللہؐ پر حملہ آور ہوتے تو طلحہؓ شیروں کی طرح ایسے جھپٹتے کہ دشمن کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر کے آپ رسولؐ اللہ کو ان کے نرغے سے نکال لاتے۔ ایک دفعہ ایک ظالم نے کسی ہلّہ میں موقع پا کر رسول کریم ﷺ پر تلوار کا بھرپور وار کیا۔ حضرت طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر لیا اور انگلیاں کٹ کر رہ گئیں تو زبان سے کوئی آہ نہیں نکلی بلکہ کہا کہ بہت خوب ہوا کہ طلحہ رسول خدا ﷺ کی حفاظت میں 'ٹنڈا' ہو گیا۔ 'طلحة الشلاء'' کے نام سے آپؓ مشہور تھے (اسد الغابہ جلد 3 ص 59)

رسول خدا کو حضرت طلحہؓ نے اپنی پشت پر سوار کیا اور اُحد پہاڑ کے دامن میں ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا اس موقع پر رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ طلحہ نے آج جنت واجب کر لی۔ حضرت طلحہؓ کا سارا بدن زخموں سے چھلنی ہو گیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے آپ کے بدن پر ستر سے زیادہ زخم شمار کئے آپ کہا کرتے تھے کہ احد کا دن تو طلحہ کا دن تھا۔ خود رسولؐ اللہ نے آپ کی جانبازی کو دیکھ کر آپ کو 'طلحة الخير'' کا لقب عطا فرمایا کہ طلحہ تو سراسر خیر و بھلائی کا پتلا نکلا اور یہ تو مجسم خیر ہے۔ حضرت عمرؓ آپ کو صاحب احد کہہ کر خراج تحسین پیش کیا کرتے تھے کیونکہ احد کے روز حفاظت رسولؐ کا سہرا آپ ہی کے سر تھا۔ نیز آپ کو خود اپنی اس غیر معمولی خدمت پر بجا طور پر فخر تھا اور خاص انداز سے یہ واقعہ سنایا کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ احد میں ایسا وقت بھی آیا کہ دائیں جبریل اور بائیں طلحہ کے سوا کوئی نہ تھا۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 59)

جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے

حضور انور کا اختتامی خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن سے بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اختتامی خطاب ارشاد فرمائیں گے۔ یہ خطاب ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق مورخہ **7 فروری 2016ء کو 2:45 بجے** دوپہر براہ راست نشر ہو گا۔ نیز نشر مکرر کے اوقات درج ہوں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

7 فروری	11:30pm
8 فروری	6:00 am
10 فروری	7:00pm, 12:00pm
11 فروری	6:30am
13 فروری	11:20pm, 12:15pm
14 فروری	6:30am

درخواست دعا

روزنامہ الفضل کے نائب ایڈیٹر مکرم فخر الحق شمس صاحب کو 29 جنوری 2016ء کو بلڈ پریشر بڑھ جانے کی وجہ سے برین ہیمبرج ہوا تھا۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ان کا آپریشن کامیاب ہوا تھا۔ طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آئندہ کی تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

اداریہ

سراپا رحمت۔ مجسمۂ ستاری و پردہ پوشی

خدا کے ماموروں کی عجب شان ہوتی ہے۔ سراپا رحمت و شفقت مجسمہ عفو و درگزر کسی سے نادانستگی میں بھی کوئی غفلت ہو جائے۔ تو اس پر بھی پردہ ڈالتے ہیں۔ کسی کو احساس تک نہیں دلاتے بلکہ یہ جاننا بھی گوارا نہیں کرتے کہ کس سے یہ حرکت ہوئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی گم ہوگئی۔ ایک اعرابی کو ملی تو اس نے رسول اللہؐ کو تحفہ کے طور پر دی۔ لیکن رسول اللہؐ نے اسے یہ بتائے بغیر کہ یہ میری ہی اونٹنی ہے اس کو سات اونٹنیاں تحفہ کے طور پر دیں۔ (مسند احمد جلد 2 صفحہ: 292 حدیث: 7905)

حضرت مسیح موعود کے رفقاء متعدد ایسے واقعات بیان کرتے ہیں جو حضور کی سیرت کے اس پہلو کو اجاگر کرتے ہیں۔ مکرم محبّ الرحمٰن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔

ایک بار جمعہ کی نماز کے بعد جب حضرت مسیح موعود اپنے مکان کو تشریف لے جا رہے تھے۔ میں بھی حضور کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا۔ بیت اقصیٰ کی سیڑھیوں پر سے جب حضور اترے تو حضور کا کوٹ جو لمبا تھا میرے پاؤں کے نیچے آ گیا۔ مجھے اس کا علم نہیں ہوا۔ حضرت مسیح موعود ٹھہر گئے اور کچھ دیر ٹھہرے رہے۔ اتفاقاً میری نظر اپنے پیروں پر پڑ گئی تو میں نے فوراً پیر ہٹائے اور نہایت شرمندہ ہوا لیکن حضرت مسیح موعود نے پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا اور روانہ ہوگئے۔ حضرت صاحب کے ساتھ اور آدمی بھی تھے جو حضور کے ٹھہرنے کے ساتھ ٹھہرے رہے اور حیران تھے کہ حضرت صاحب چلتے کیوں نہیں؟

حضرت مولوی محمد جی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود صبح کے وقت ہوا خوری کو جاتے اور اکثر بسرا کی طرف تشریف لے جاتے۔ اس سیر میں ہر ایک آدمی آپ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا بعض اوقات آپ کی جوتی جو لاہوری ہوتی ایڑی پر پاؤں پڑنے سے اتر پڑتی اور ٹھہر جاتے پیچھے سے اٹھا کر لائی جاتی اور آپ پہن کر چل پڑتے آپ نے کبھی کسی کو اس حرکت پر کچھ نہیں کہا نہ ناراض ہوئے اور نہ پیشانی مبارک پر بل ڈالا بعض دفعہ میرے جیسے لڑکے آپ کے آگے ہو جاتے گرد زیادہ ہوتی تو دہن مبارک کے آگے رومال رکھ لیتے۔

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری بیان کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ جب خدام سیر میں شامل ہوتے تو اس طرح پر حضرت کے قریب ہونے کے لئے ایک دوسرے پر گرتے جس طرح شمع پر پروانہ۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ حضور کا عصا مبارک لوگوں کے پاؤں پر آ کر گر پڑتا اور دوسرا خادم جلدی سے وہ سونٹا اٹھا کر حضور کو دے دیتا۔ لیکن حضور آنکھ نیچے ہی رکھتے ہوئے اس کو پکڑ لیتے اور کسی کی طرف نہ دیکھتے تاکہ وہ شخص شرمسار نہ ہو خاکسار عام طور پر حضور کے آگے ہوتا تھا تاکہ توجہ سے حضور کے ارشادات سے مستفیذ ہوتا رہے چنانچہ ایک دفعہ جو عصا مبارک اگلی طرف گرا تو میں نے جلدی سے اٹھا کر حضور کو دے دیا تو حضور نے میری طرف بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔

حضرت حکیم محمد زاہد صاحب بیان کرتے ہیں:

جب حضور سیر کے لئے تشریف لے جاتے تو ہم بھی حضور کے تیز چلنے کی وجہ سے ساتھ دوڑتے جاتے تھے۔ ایک دفعہ سیر کے دوران حضور کی سوٹی پر کسی کا پاؤں آ گیا اور سوٹی زمین پر گر گئی لیکن آپ نے اس وقت مڑ کر بھی نہیں دیکھا کہ کس کا پیر حضور کی سوٹی پر آیا تھا۔ بالآخر کسی دوسرے آدمی نے لپک کر حضور کو سوٹی پکڑا دی۔ حضور نے اس لئے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا کہ وہ شخص شرمندہ نہ ہو۔

بعض دفعہ توجہ دلانی بھی پڑتی تو براہ راست کسی سے نہ کہتے بلکہ عمومی اظہار کرتے۔ تاکہ کسی کو شرمندگی نہ ہو۔

حضرت مفتی چراغ دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم قادیان گئے۔ میں اور محمد خان صاحب کا لڑکا عبدالحمید خان حضور کو دبانے لگ گئے۔ ہم نے پورے زور سے دبایا اور آپس میں باتیں کیں کہ حضور میں بہت طاقت ہے۔ ہم نے بڑے زور سے دبایا ہے مگر حضور خاموش رہے ہیں اور فرمایا کچھ نہیں۔ صبح حضور نے تقریر میں فرمایا کہ ہمارے دوست بڑے زور سے مجھے دباتے ہیں۔ مجھے بڑی تکلیف محسوس ہوتی ہے مگر میں خاموش رہتا ہوں کہ تا اپنی خوشی پوری کرلیں۔

حضرت مسیح موعود نے ایک دن فرمایا: میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص عہد دوستی باندھے مجھے اس کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ شخص کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کرسکتا۔ ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں۔ ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو تو ہم بلاخوف لومۃ لائم اس کو اٹھا کر لے آئیں گے۔

اس روایت کے متعلق حضرت مولوی شیر علی صاحب جو حضرت مسیح موعود کے ایک نہایت مخلص رفیق تھے بیان کرتے تھے کہ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا تھا اگر ایسا شخص شراب میں بے ہوش پڑا ہو تو ہم اسے اٹھا کر لے آئیں گے اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کریں گے اور جب وہ ہوش میں آنے لگے گا تو اس کے پاس سے اٹھ کر چلے جائیں گے تاکہ وہ ہمیں دیکھ کر شرمندہ نہ ہو۔

یہی نیک عادات آپ کے خدام میں بھی پیدا ہوئیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنے بچپن کے ایک واقعہ کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔

''میں بہت چھوٹا تھا، بیت اقصیٰ میں عشاء کی نماز کے لئے جایا کرتا تھا۔ ایک دن میں نیچے اترا۔ نماز کے لئے۔ تو عین اس وقت مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی لائن نماز کے لئے جا رہی تھی اور اندھیرا تھا خیر میں لائن میں شامل ہو گیا۔ میرا پاؤں ایک طالب علم کے سلیپر پر لگا۔ وہ سمجھا کہ کوئی لڑکا اس سے شرارت کر رہا ہے۔ وہ پیچھے مڑا اور مجھے ایک چپیڑ لگا دی...... مجھے خیال آیا کہ اگر میں اس کے سامنے ہو گیا تو بہرحال اس کو شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔ اس خیال سے میں ایک طرف ہو گیا۔ جب 15-20 بچے گزر گئے تب میں دوبارہ لائن میں داخل ہوا۔ تاکہ اس کو شرمندگی اٹھانا نہ پڑے۔''

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان مئی 1983ء)

خطبہ نکاح مورخہ 9 جون 2013ء بمقام بیت الفضل لندن

بیان فرمودہ: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

ایک نکاح عزیزہ قدسیہ کنول صفی بنت مکرم محمد صفی صاحب یوکے کا ہے جو عزیزم طاہر احمد خان ابن مکرم محمد زکریا خان صاحب کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے اور دوسرا نکاح عزیزہ حانیہ غوری بنت مکرم محمد مبرور غوری صاحب کا ہے جو عزیزم حمزہ محمود ونڈر مین ابن مکرم ندیم رضوان ونڈر مین صاحب کے ساتھ بیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ دونوں رشتے جو آج طے ہو رہے ہیں یہ ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے ساتھ اعتماد اور سچائی پر قائم کرنے والے رشتے ہوں اور دونوں خاندان بھی ہر لحاظ سے ان نئے رشتوں کے قائم ہونے سے ایک نئے خاندانوں کو پیدا کرنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ان چند الفاظ کے ساتھ اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے دونوں نکاحوں کے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور دوسرے نکاح کے ایجاب قبول میں لڑکے کو مخاطب کر کے حضور انور نے فرمایا:۔

Do you understand Urdu?

لڑکے کے اثبات میں جواب پر حضور انور نے اس سے انگریزی میں ہی ایجاب وقبول کروایا اور اس کے اردو میں جواب عرض کرنے پر حضوانور نے فرمایا: اچھا اردو آتی ہے۔ شکر ہے اردو آتی ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ)

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

ڈاکٹر عبدالسلام کیلئے شاندار خراج تحسین

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی مسلمہ لیاقت ، قابلیت اور علمی جذبہ خدمت کا تذکرہ سالہا سال سے نئے نئے حوالوں اور تحریروں سے سامنے آتا رہتا ہے۔قارئین کرام اس سلسلہ میں بے شمار حوالے پڑھ چکے ہیں۔آیئے آج کی نشست میں حالیہ سالوں کے مضامین اور تحریروں سے ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق قابل فخر وقابل رشک باتوں کے ساتھ ساتھ کچھ دلگداز واقعات بھی پڑھتے ہیں۔

جابر بن حیان کے حوالے سے دلسوز تذکرہ

مضمون نگار امیر عباس نے اپنے کالم ''امیر شہر'' میں سائنس کی تاریخ کے ایک المناک واقعہ کا ذکر کرتے ہیں۔

'' جابر خراسان سے تعلق رکھتا تھا، اس کے علم تحقیق اور تجربات کا ایک زمانہ معترف تھا۔مغربی سائنسدان اس کی کتابوں کا ترجمہ اپنی زبانوں میں کر رہے تھے۔روم اور یونان کے فلسفی اور سائنس دان اسے دیوتا سمجھتے تھے۔ان کے بس میں ہوتا تو وہ جابر کو سکوں اور ہیروں اور جواہرات کے عوض خرید لیتے ، خراسان میں اس وقت عباسی خاندان کی حکومت تھی، شاہ خراسان اور جابر کے درمیان مسلکی اختلافات موجود تھے، حکومت کو جابر کی بڑھتی ہوئی شہرت اور مسلکی اختلافات کھٹکنے لگے ، جابر کا خراسان میں رہنا مشکل ہو گیا ، اس کی والدہ کو کوڑے مار مار کر شہید کر دیا گیا، جابر اپنی کتابوں اور لیبارٹری کا مختصر سامان سمیٹ کر عراق کے شہر بصرہ چلا گیا......حاکم بصرہ کو بھی جابر سے مسلکی اختلاف تھا، حاکم کے درباری جابر کی بڑھتی ہوئی علمی شہرت اور مسلکی اختلاف کو حکومت کے لئے خطرہ سمجھنے لگے ایک دن جابر کو الزامات کی زد میں لا کر قاضی بصرہ کے سامنے پیش کیا گیا، قاضی نے حاکم کی ایماء پر جابر کو سزائے موت سنا دی، اور یوں جس جابر بن حیان کو آج مغرب بابائے کیمیا کہتا ہے اس کی کیمیا گری، علم اور سائنسی ایجادات کو اس کے اپنے ہم مذہبوں نے جادوگری، کذب اور کفر قرار دے دیا۔

ہم نے پاکستان کے واحد نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کو دھتکار دیا، لیکن ڈاکٹر سلام نے وصیت کی تھی کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے نوبیل انعام کو پاکستان بھیج دیا جائے، جو آج بھی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے۔ڈاکٹر سلام کو 80ء کی دہائی میں ایک تنظیم نے پاکستان میں لیکچر کی دعوت دی۔لیکن مذہبی تنظیموں نے احتجاج شروع کر دیا ، یہ دورہ منسوخ ہو گیا اور بھارت کی 13 یونیورسٹیز نے ڈاکٹر سلام کو لیکچر کی دعوت دے دی......پینسٹھ سالہ پاکستانی تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے اپنے ہیروز کو وہ قدر و منزلت، احترام اور مقام نہیں دیا جس کے وہ مستحق تھے۔''

(نوائے وقت مورخہ 15 / اکتوبر 2012ء)

ڈاکٹر عبدالسلام کے خط پر خدمت وطن کا ارادہ

ایک ماہر طبیعات ڈاکٹر ضیاء الدین انصاری کا ایک انٹرویو نوائے وقت سنڈے میگزین میں شائع ہوا ہے۔انٹرویو کرنے والی خاتون صحافی غزالہ فصیح ابتدائی سطور میں لکھتی ہیں:۔

'' ڈاکٹر ضیاء الدین انصاری امریکہ میں مقیم قابل فخر پاکستانی ہیں۔ نصف صدی قبل انہیں یونیورسٹی آف الاسکا میں اسکالرشپ پر بلایا گیا ، انہوں نے وہاں سے فزکس میں پی ایچ ڈی کی ڈگری لی، یونیورسٹی نے انہیں ٹیچنگ فیکلٹی میں شامل کر لیا۔''

نوائے وقت کے ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر انصاری بتاتے ہیں۔

'' جب میں امریکہ میں یونیورسٹی آف الاسکا میں تھا تو پروفیسر عبدالسلام کا خط آیا کہ پاکستان کو آپ کی ضرورت ہے، آپ براہ کرم یہاں واپس آئیں............اس زمانے میں پروفیسر عبدالسلام سپارکو کے چیئرمین تھے............میرے دل میں بھی مادر وطن کی خدمت کرنے کی تڑپ جاگ گئی میں 64ء میں پاکستان آ گیا............اسی دن 23 نومبر 1964ء کو سپارکو جوائن کیا''

سوال نوائے وقت: '' ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق کیا یاد ہے؟''

جواب: '' عبدالسلام صاحب جب کراچی آتے تھے تو ملاقات ہوتی تھی ، عبدالسلام بہت ریزرو آدمی تھے، کم وقت کے لئے ملاقات ہوتی تھی مگر بہت اچھی طرح پیش آتے تھے۔ وہ بورڈ پر اکویشنز Equations بہت صاف لکھتے تھے، ان کا امپیریل کالج میں پڑھانے کا تجربہ تھا۔سان فرانسسکو میں بہت اچھے لیکچر دیتے تھے مغرب میں ان کے نام کو بہت مانا جاتا تھا۔'' (کالم نمبر 4)

'' ہم نے سپارکو میں Moon Sighting (نئے چاند کو دیکھنے ۔ ناقل) پر بہت کام کیا، کمپیوٹر پروگرام بنائے سو سال آگے کا ڈیٹا لیا تھا جسے دیکھ کر بتایا جا سکتا تھا کہ نیا چاند کب ہو سکتا ہے لیکن ہماری ڈیٹا رپورٹ کو مولانا نہیں مانتے تھے ان کا کہنا تھا کہ آنکھ سے دیکھ کر بتائیں گے۔ بقول شان الحق حقی

وہ لاکھ جلوہ گر ہے کرشموں کے درمیان
لیکن نظر کو ضد ہے کہ تنہا دکھائی دے

چنانچہ ہمارا پراجیکٹ کامیاب نہ ہو سکا۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 24 مئی 2015ء)

ملت کے ستارے

مندرجہ بالا عنوان کے تحت معروف خاتون صحافی روبینہ فیصل اپنے مضمون کے آخر میں ایک فکر انگیز نکتہ بالوضاحت بیان کرتی ہیں۔

'' پاکستانی نظام میں ایک انسان جتنا بھی دلیر ہو۔جتنا بھی روشن ہو اس کی Legacy (میراث) اس کے جاتے ہی ختم ہو جاتی ہے؟ کیوں؟ سکواش کا سپاہی ہاشم خان کیا ہوا؟ مجھے جہانگیر خان اور جان شیر یاد آتے ہیں ، ان کے جانے کے بعد سکواش کا کیا ہوا......سائنس کے میدان میں بات ڈاکٹر عبدالسلام پر ہی کیوں رک گئی؟......؟''

(نوائے وقت مورخہ 5 جون 2015ء)

اہل علم وفضل کا ایک مقام

صحافی اظہر پیرزادہ نے ضیاء الحق دور کے وائس چیف آف آرمی سٹاف جنرل کے۔ایم۔عارف کا ایک خصوصی انٹرویو کیا جو نوائے وقت سنڈے میگزین میں شامل ہوا۔صحافی اظہر پیرزادہ کا ایک سوال یہ تھا کہ ہمارے ہاں بڑے دماغوں کی نشوونما کیوں کم ہو گئی ہے؟ ملالہ یوسف زئی اور ڈاکٹر عبدالسلام جیسے ہر بڑے دماغ کو قائد اعظم محمد علی جناح کے ملک سے ہجرت کر جانے پر مجبور کیوں کر دیا جاتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں جنرل کے۔ایم عارف نے وضاحت کے لئے حضرت خاتم النبیین ﷺ کی ہجرت کا واقعہ بیان کیا۔اور کہا علم کا مطلب مکالمہ ہے۔دلیل ہے تعلیم کا مقصد وسعت نظری ہے۔ملالہ یوسف زئی اور ڈاکٹر عبدالسلام کا ایک مقام ہے۔ان کی عزت کریں۔''

(نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 7 جون 2015ء)

پاکستانی موجد اور ان کی ایجادات

مندرجہ بالا عنوان سے قابل خاتون صحافی مہرین منیر احمد کا ایک باتصویر مضمون '' جنگ سنڈے میگزین'' کے صفحہ '' سنڈے سپیشل'' پر شائع ہوا ہے جس میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے متعدد پاکستانی ماہرین کے کارنامے اور ایجادات کا معلومات افزا تذکرہ کیا گیا ہے۔سرفہرست یہ ذیلی سرخی نمایاں ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام: (موجد، ہگز بوسن، الیکٹرانک تھیوری)

بیان (اختصاراً): ''ڈاکٹر عبدالسلام نوبیل انعام حاصل کرنے والے پہلے پاکستانی ہیں۔انہیں یہ انعام فزکس کے شعبے میں غیر معمولی خدمات انجام دینے پر دیا گیا......فزکس کے مطابق ، کائنات کو سمجھنے کے لئے مادے کو سمجھنا ضروری ہے اور مادے کے مختلف ذرات کے مابین تعلق واضح کرنے والی چار قوتیں ہیں ، جن میں کشش ثقل ، برقی مقناطیسیت کی قوت، کمزور نیوکلیائی قوت اور مضبوط نیوکلیائی قوت شامل ہیں ۔ ڈاکٹر عبدالسلام کے نظریے کے مطابق برقی مقناطیسیت کی قوت اور کمزور نیوکلیائی قوت دراصل ایک ہی چیز ہیں، جس کا مطلب یہ ہوا کہ کائنات کا چوتھا ذرہ ہگز بوسن یا خدائی ذرہ ہے، جس کی موجودگی ثابت ہوتے ہی کائنات کو مکمل اور جامع انداز میں ایک واحد نظریے کے تحت سمجھا جا سکتا ہے۔

آگے عبدالسلام کے حالات ہیں۔

عالمی شہرت یافتہ پاکستانی سائنسدان

سینئر صحافی اور مصنف تنویر ظہور اپنے کالم ''یادیں'' میں لکھتے ہیں۔

'' ڈاکٹر عبدالسلام 1979ء میں نوبیل پرائز حاصل کرنے والے عالمی شہرت یافتہ پاکستانی سائنسدان تھے۔23 ممالک نے انہیں ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگریاں دیں۔انہیں ستارہ پاکستان اور صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی سے بھی نوازا گیا۔آپ 21 نومبر 1996ء کو لندن میں وفات پا گئے۔تدفین احمدیہ قبرستان ربوہ (پاکستان) میں ہوئی۔

(نوائے وقت مورخہ 21 / اکتوبر 2015ء)

ڈاکٹر مجاہد کامران کا تحریر کردہ تعارف

معروف ماہر طبیعات اور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران نے 2013ء میں فزکس لاریٹ ڈاکٹر عبدالسلام کی سوانح عمری انگریزی میں شائع کی۔

The Inspiring Life of Abdul Salam

اس کتاب کی ایک خوبصورتی اور غیر معمولی افادیت یہ ہے کہ اس کی تیاری میں ڈاکٹر عبدالسلام پر لکھے جانے والی متعدد کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔

کتاب کے Introduction میں ڈاکٹر مجاہد کامران تحریر کرتے ہیں۔

(ترجمہ) '' عبدالسلام کا صوبہ پنجاب (جو آجکل پاکستان کا حصہ ہے) کے جھنگ جیسے دُور افتادہ علاقہ سے نکل کر بیسویں صدی کی طبیعات کی مسند پر فائز ہو جانا کسی ڈرامائی کہانی کی مانند ہے۔ بعض لحاظ سے وہ ہمیں لارڈ ردرفورڈ کی یاد دلاتے ہیں ۔ دونوں برطانوی نو آبادیات کے دور دراز علاقوں میں پیدا ہوئے اور دونوں کے والد شعبہ تدریس سے منسلک تھے۔(ردرفورڈ کا تعلق نیوزی لینڈ سے تھا) اور دونوں اعلیٰ درجہ کے امتیازی طالب علم تھے۔جنہوں نے محض قسمت کی یاوری سے سکالرشپ جیتا جس نے انہیں کیمبرج میں پہنچا دیا۔ ردرفورڈ تو برطانوی دولت مشترکہ میں سب سے طاقتور سائنسی شخصیت بن گئے۔جبکہ سلام نے

تیسری دنیا کے سائنس دانوں کے ’’عوامی شہنشاہ‘‘ کی خلعت حاصل کی۔‘‘......

’’البرٹ آئن سٹائن نے اپنے ذمہ کائنات کی بنیادی قوتوں کو یکجا کرنے کا کام لیا تھا لیکن اس نے غلط طریق اختیار کیا......وہ کشش ثقل اور الیکٹرومیگنیٹک قوتوں کو یکجا کرنا چاہتا تھا۔ وہ ناکام رہا اور جبکہ کشش ثقل اب تک کسی Unified Frame (مربوط فریم) میں شامل ہونے سے کنارہ کش ہے۔ گلاشاؤ، سلام اور وئین برگ (تینوں سائنسدان) الیکٹرومیگنیٹک قوت کو کمزور قوت سے جوڑنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ اور اب اسے الیکٹرو ویک قوت کا نام دیا گیا ہے۔

1979ء میں جب یونیفکیشن نظریہ کی اہم اور دوررس پیش خبریوں کی تصدیق ہوگئی تو شیاڈن گلاشاؤ۔ عبدالسلام اور سٹیون وین برگ کو ان کے کارنامے کی وجہ سے مشترکہ طور پر نوبیل پرائز دیا گیا۔ جبکہ $W^{\pm}$ اور Z^0 اجزا جن کی اس نظریہ میں پیش خبری دی گئی تھی۔ کی دریافت 1983ء میں ہوئی۔ اور آخری گمشدہ کڑی، ہگز ذرہ ابھی تھوڑا عرصہ پہلے دریافت ہوا ہے اس کی دریافت کا اعلان سائنسدانوں نے 4 جولائی 2012ء کو جنیوا کی سرن (Cern) لیبارٹری سے کیا۔ یہ دریافت ایک صبر آزما تحقیق کا نتیجہ تھا جو تقریباً تین دہائیوں پر محیط ہے۔‘‘

ڈاکٹر مجاہد کامران کا زبردست خراج تحسین

چنانچہ ایک دفعہ انہوں نے ’’جنگ سنڈے میگزین‘‘ کے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ وہ تین شخصیات سے بہت متاثر ہیں’’ جن میں سے ایک ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔‘‘ اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے مزید کہا’’ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام ان کا مقام نوبیل انعام یافتہ سائنسدانوں میں بھی بہت بلند ہے۔ ان میں بے پناہ صلاحیتیں تھیں۔‘‘

(سنڈے میگزین مورخہ 10 فروری 2008ء)

عبدالسلام سکول کی تدریسی رونقیں بحال

مندرجہ بالا عنوان کے تحت روزنامہ جنگ 23 نومبر 2015ء میں شائع ہونے والی ایک تفصیلی رپورٹ میں درج ہے۔

’’گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے نئے وائس چانسلر عبدالسلام سکول آف میتھ میٹیکل سائنسز کی تحقیقی اور تدریسی رونقیں پھر سے بحال کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

وائس چانسلر کا کہنا تھا کہ بلغاریہ، جرمنی، رومانیہ فرانس اور کروشیا سے 12 ماہرین ریاضیات سکول میں تدریسی اور تحقیقی سرگرمیوں کی نگرانی کر رہے ہیں، جبکہ یہاں 57 سے زائد طلباء پی ایچ ڈی پروگرام میں زیر تعلیم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ ہفتوں میں مزید غیر ملکی ماہرین عبدالسلام سکول کی فیکلٹی کا حصہ بنیں گے..........انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں عبدالسلام سکول آف میتھ میٹیکل سائنسز کا ایک مقام ہے اور اس سکول نے گزشتہ آٹھ برس کے قلیل عرصے میں اس ملک کو ریاضی میں 125 سے زائد پی ایچ ڈی دیئے ہیں، جبکہ اس عرصے میں پاکستان کی تمام یونیورسٹیز نے مل کر بھی پاکستان کو ریاضی کے شعبے میں اتنے پی ایچ ڈی طلباء مہیا نہیں کیئے۔ عبدالسلام سکول سے پی ایچ ڈی کر کے یہ طلباء دنیا اور پاکستان کے نامور اداروں اور یونیورسٹیوں میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ فرانسیسی ماہر ریاضیات پروفیسر مائیکل والٹس سمتھ سے گفتگو کرتے ہوئے وائس چانسلر کا کہنا تھا کہ 2003ء میں پاکستان میں ریاضی میں پی ایچ ڈی افراد کی تعداد بہت کم تھی، جس کے مدنظر پنجاب حکومت نے ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کے تعاون سے عبدالسلام سکول آف میتھ میٹیکل سائنسز قائم کیا ...... پروفیسر حسن امیر شاہ نے مزید کہا کہ عبدالسلام سکول نے پاکستانی ریاضیات کو دنیا میں متعارف کروایا ہے اور اسے یورپین میتھ میٹیکل سوسائٹی سے علاقائی سینٹر آف ایکسی لینس کا درجہ دیا تھا...... اکیڈیمک سٹاف ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری نعمان آفتاب کا کہنا تھا کہ جب پروفیسر حسن امیر شاہ نے اپنے عہدے کا چارج سنبھالا تو انہیں عبدالسلام سکول بغیر فیکلٹی کے وراثت میں ملا تھا لیکن ان کی انتھک کاوشوں کی وجہ سے آج یہاں کے 57 پی ایچ ڈی طلباء کا مستقبل روشن ہے۔‘‘

(روزنامہ جنگ مورخہ 23 نومبر 2015ء)

سالار سائنس، سالار طبیعات

مندرجہ بالا عنوان کے تحت اہل علم و دانش قلمکار جناب دانش احمد شہزاد کا فاضلانہ اور جرأتمندانہ مضمون مجلّہ گلوبل سائنس شمارہ نومبر 2013ء میں صفحہ 26 تا 30 شائع ہوا ہے۔ جس کے کچھ اہم حصے خاکسار پہلی دفعہ زیر نظر مضمون میں پیش کر رہا ہے۔

مدیر مجلّہ لکھتے ہیں۔

’’ہمیں اعتراف ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں کوئی بھی تحریر شائع کرتے وقت ہم خود تذبذب کا شکار رہتے ہیں ......اصل مسودہ بہت طویل تھا جسے ہم نے خاصی کانٹ چھانٹ اور قطع و برید کے بعد یہ شکل دی ہے......‘‘

جناب دانش احمد شہزاد اپنے مضمون کا آغاز ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

اس سے قبل کہ پاکستان کے واحد نوبیل انعام یافتہ سائنسدان، پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے حالات زندگی بیان کئے جائیں، چند سطور درج کی جارہی ہیں جو جناب رسول بخش بہرام صاحب نے قلم بند کی ہیں۔ یہ سطور اس تقریر میں شامل تھیں جو 2002ء میں ڈاکٹر سلام کی چھٹی برسی کے موقع پر پاکستان فزیکل سوسائٹی کے تحت لاہور میں منعقدہ ایک سیمینار میں کی گئی۔ بہرام صاحب تحریر کرتے ہیں’’ دنیائے سائنس کے اس نامور شہسوار کو تمام دنیا نے اپنے ممالک کی قومیت (نیشینلٹی) دینے کے لئے جتن کئے۔ مگر اس نے وطن عزیز کے سبز پاسپورٹ کو نہ صرف زندگی کی آخری سانسوں تک سینے سے لگائے رکھا۔ بلکہ 21 نومبر 1996 میں جنوبی پنجاب کے ایک چھوٹے سے شہر کی شورزدہ مٹی (موجودہ چناب نگر ربوہ) میں ابدی نیند جاسویا۔‘‘ (صفحہ 26)

سیمینار میں ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں ایک تصویری نمائش کے ساتھ ساتھ ان کے تحقیقی کارناموں اور 1979ء میں دو امریکی سائنسدانوں کے ساتھ سویڈن میں نوبل پرائز حاصل کرنے کی دستاویزی فلمیں بھی دکھائی گئیں جنہیں ناظرین، جن میں مختلف جامعات اور کالجوں کے طلباء وطالبات کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی، بہت سراہا۔ دستاویزی فلم میں جب ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستانی سائنسدان کہہ کر بلایا گیا تو ناظرین جوش و جذبے سے تالیوں کی گونج میں احتراماً کھڑے ہو گئے اور خوشی وفخر کا اظہار کیا ......شعبہ طبیعات، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور کے پروفیسر اختر شاہد نے’’ پروفیسر عبدالسلام اور میرے احساسات‘‘ کے عنوان سے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے گلہ کیا کہ ہم انہیں وہ احترام نہیں دے سکے جو ان کا حق تھا۔‘‘ (صفحہ 26)

’’اگرچہ ڈاکٹر عبدالسلام نے دیر سے بولنا شروع کیا، مگر آپ کی والدہ نے ان کی ابتدائی تعلیم کے بہترین سفر کا آغاز کیا۔ پھر کیا تھا! آپ کو ہر روز نئ سے نئ دلچسپ کتب اور کہانیاں تلاش کر کے علم کے اضافے کے لئے دی جاتی تھیں، جنہیں آپ بشوق پڑھتے۔ ساڑھے چھ سال کی عمر میں ایم بی مڈل سکول، جھنگ شہر کے ہیڈ ماسٹر نے سرسری جائزے کے بعد انہیں چوتھی جماعت میں داخل کر لیا۔ ڈاکٹر سلام کے ہم جماعتوں میں دو ہندو مقابلے کے ذہین اور محنتی تھے، جس کی وجہ سے آپ زیادہ محنت کرتے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ پانچویں سے آٹھویں جماعت تک اپنی کلاس میں اول آتے رہے۔

ریکارڈ توڑ کامیابیاں اور انعامات

قابل صحافی دانش احمد شہزاد نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے تعلیمی امتیازات اور حاصل کردہ تمغہ جات اور وظائف کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

یہاں یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ نے بھی ......ڈاکٹر عبدالسلام کو متواتر وظائف دیئے۔ انٹرنس (میٹرک۔ ناقل) تک بارہ روپے ماہانہ، انٹرنس میں تیس روپے ماہانہ، ایف اے میں 45 روپے ماہانہ، بی اے میں 60 روپے ماہانہ جبکہ ایم اے میں دو سال کے لئے ولایت کا نصف خرچ علاوہ ازیں ریکارڈ توڑنے پر میٹرک میں سو روپے نقد اور ایف اے/ بی اے میں دو دو سو روپے نقد انعام دیئے گئے۔ یہ انعام جماعت احمدیہ کی طرف سے صرف عبدالسلام کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر اس احمدی طالب کے لئے ہوتے ہیں جو بوجہ غربت مشکلات کا شکار ہو لیکن ساتھ ہی ساتھ ذہین بھی ہو۔‘‘ (صفحہ 27)

کیمبرج میں امتیازی کامیابیاں

سلام صاحب اکتوبر 1946ء کے دوسرے ہفتے میں کیمبرج پہنچے اور پہلی بار سینٹ جونز کالج میں سبزہ زار اور گلاب کے پھولوں کی کیاریاں دیکھ کر دم بخود رہ گئے۔ 1947ء میں انہوں نے ابتدائی امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کیا۔ جبکہ ان کے ہم جماعت، جو انگلینڈ سے پڑھے ہوئے تھے۔ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ ایک بات اور سلام صاحب نے ٹرائی پوس پارٹ ٹو کے لئے داخلہ ضرور لیا تھا لیکن اس دوران انہیں جب بھی موقعہ ملتا وہ پارٹ تھری کے لیکچر بھی ضرور سنتے تھے۔ یہ لیکچر پروفیسر پال ڈیراک دیا کرتے تھے۔ جنہیں 1933ء میں طبیعات کا نوبیل انعام دیا جا چکا تھا۔ یہ پروفیسر ڈیراک ہی تھے جن کی ذہانت وقابلیت اور لیکچروں سے متاثر ہونے کے بعد سلام صاحب نے طبیعات میں تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا۔ 1948ء میں سلام صاحب نے ٹرائی پورٹ پارٹ ٹو کا امتحان بھی فرسٹ کلاس میں پاس کیا۔ کیمبرج یونیورسٹی سے ریاضی کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کرنے والے کو’’ رینگلر‘‘ (Wrangler) کہتے ہیں۔ اور عبدالسلام صاحب وہ پہلے پاکستانی تھے جنہیں یہ اعزاز ملا۔‘‘ (صفحہ 27)

عبدالسلام صاحب کیمبرج میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد جون 1949ء میں وطن عزیز پاکستان واپس آئے۔ اسی سال 9/ اگست کو آپ کی شادی تایازاد سے ہوئی۔ بعدازاں پھر پی ایچ ڈی کیلئے اکتوبر 1949ء میں وہ ایک بار پھر کیمبرج چلے گئے۔ جہاں انہیں کیونڈش لیبارٹری میں داخلہ دیا گیا...... 1950ء میں کیمبرج یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی کیلئے بہترین مقالہ لکھنے پر انہیں سمتھ پرائز دیا تھا۔ 1951ء میں بھی شاندار تحقیقی کام کی بنیاد پر سینٹ جونز کالج نے کالج کا فیلو منتخب کیا۔‘‘ (صفحہ 28)

ستمبر 1951ء میں سلام صاحب پاکستان واپس آگئے تو گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر مقرر ہوئے اور انہیں شعبہ ریاضی کا صدر بھی بنا دیا گیا۔ نیز پنجاب یونیورسٹی نے اپنے شعبہ ریاضی کا اعزازی صدر بھی مقرر کیا...... 1951ء میں عبدالسلام کی سالانہ کارگزاری رپورٹ (اے سی آر) میں پروفیسر سراج الدین پرنسپل گورنمنٹ کالج نے تحریر کیا’’ سلام گورنمنٹ کالج لاہور کے لئے موزوں نہیں۔ وہ تحقیق کے میدان میں بہترین ثابت ہو سکتے ہیں لیکن تدریس وتعلیم کے میدان میں نہیں۔‘‘ پھر 1953ء میں کچھ شرپسندوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کو جان سے مارنے کا منصوبہ تیار کیا۔ لیکن اس کی اطلاع قبل از وقت ہوگئی سلام صاحب، اپنے اہل خانہ سمیت، اس سے محفوظ رہے۔ (صفحہ 28)

باقی صفحہ 6 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر122256 میں Muinat

زوجہ Mufutau Shittu قوم ..... پیشہ سول ملازمت عمر42 سال بیعت 1988ء ساکن Saki ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 50ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 20ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Muinat گواہ شد نمبر1۔Abdur Raheem S/o Bello گواہ شد نمبر2۔Yusuf S/o A.Awwal

مسل نمبر122257 میں Muibat

زوجہ Yakin قوم .... پیشہ تجارت عمر 24 سال بیعت 1980 ساکن Saki ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر ایک ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 20ہزار Naira ماہوار بصورت Profit مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Muibat گواہ شد نمبر1۔Hassan S/o Hamaz گواہ شد نمبر2۔ Abdur Raheem S/o Bello

مسل نمبر122258 میں Habiba

زوجہ Lawal قوم .... پیشہ استاد عمر 29 سال بیعت 2014ء ساکن Isale -Oro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 10ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Habiba گواہ شد نمبر1۔Hassan S/o Bello گواہ شد نمبر2۔ Abdur Raheem S/o Akintola Bello

مسل نمبر122259 میں Basira

زوجہ Idowu قوم .... پیشہ تجارت عمر30 سال بیعت 2015ء ساکن Isaleoro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 2500Naira اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Basira گواہ شد نمبر1۔Hassan S/o Akintola گواہ شد نمبر2۔Saheed S/o Mikail

مسل نمبر122260 میں Semiat

زوجہ Opaleke قوم...... پیشہ تجارت عمر38 سال بیعت 1994ء ساکن Isale-Oro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 2 مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ 10ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Semiat گواہ شد نمبر1۔Hassan S/o Akintola گواہ شد نمبر2۔Saheed S/o Mikail

مسل نمبر122261 میں Khadija

زوجہ Oyeniran قوم...... پیشہ تجارت عمر 35 سال بیعت 2005ء ساکن Isale-Oro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 5ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 12ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Khadija گواہ شد نمبر1۔Hassan S/o Akintola گواہ شد نمبر2۔Saheed S/o Mikail

مسل نمبر122262 میں Falilat

زوجہ Yakbu Taiwo قوم ..... پیشہ تجارت عمر 45 سال بیعت 1995ء ساکن Ejigbo ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 5ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Falilat گواہ شد نمبر1۔Abideen S/o Abdul Hamid گواہ شد نمبر2۔Daud S/o A.Raheem

مسل نمبر122263 میں Nusirat

زوجہ Ameen قوم.... پیشہ تجارت عمر70 سال بیعت 1969ء ساکن Ede ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Nusirat گواہ شد نمبر1۔Abd Waheed S/o Adenusi گواہ شد نمبر2۔Muideen S/o Oagke

مسل نمبر 122264 میں Idayat Moromoke

زوجہ Buari قوم...... پیشہ خانہ داری عمر36 سال بیعت 1979ء ساکن Ede ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 13ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 3ہزار 600Naira ماہوار بصورت Stipend مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Idayat Moromoke گواہ شد نمبر1۔Dauda S/o A-Raheem گواہ شد نمبر2۔Abdul Hakeem S/o Akinloye

مسل نمبر122265 میں Idayat

زوجہ Yunus Akanbi قوم ..... پیشہ تجارت عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ede ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 1500Naira اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Idayat گواہ شد نمبر1۔Mutairu S/o Alhassan گواہ شد نمبر2۔Lukman S/o Lamidi

مسل نمبر122266 میں Faridat Foluke

زوجہ Yunus Odekunle قوم ..... پیشہ خانہ داری عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ejigbo ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 5000Naira اس وقت مجھے مبلغ 5ہزار Naira ماہوار بصورت Benefit مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Faridat Foluke گواہ شد نمبر1۔Mutairu S/o Alhassan گواہ شد نمبر2۔Lamidi Lukman S/o Lamidi

مسل نمبر122267 میں Abibat Mode

زوجہ Lateef قوم.... پیشہ خانہ داری عمر65 سال بیعت 1978ء ساکن Ejigbo ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 4ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Assistan مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Abibat Mode گواہ شد نمبر1۔Abd Waheed S/o Adenusi گواہ شد نمبر2۔Muideen S/o Olagke

مسل نمبر122268 میں Fatimo

زوجہ Oyedokun قوم.... پیشہ تجارت عمر49 سال بیعت 1989ء ساکن Ejigbo ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 2ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 10ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔Fatimo گواہ شد نمبر1۔Habeeblah S/o Lawal گواہ شد نمبر2۔Ishaq S/o Aliyy

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ شیریں ثمر صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ ضلع راجن پور تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بیٹے حارث ایجان واقف نو ابن مکرم عدنان احمد صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ ڈیرہ غازیخان نے بعمر 7 سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ عزیزم کی تقریب آمین مورخہ 10 دسمبر 2015ء کو احمدیہ منزل راجن پور میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم محمد زکریا صاحب مربی ضلع راجن پور نے بچے سے قرآن کریم سنا بعدۂ محترم نصیر احمد قمر صاحب امیر ضلع نے دعا کروائی۔ بچہ مکرم محمد لطیف صاحب سیکرٹری مال ضلع ڈیرہ غازی خان کا پوتا اور محترم میاں اقبال احمد صاحب شہید سابق امیر ضلع راجن پور کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک، صالح، لائق، خادم دین اور قرآن کریم کی تعلیمات پر سچے دل سے پیروکار ہونے کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری امجد جمیل صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع فیصل آباد کا ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے بائیں ٹانگ میں فریکچر کے بعد کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ روبصحت ہیں۔ کامل شفایابی کیلئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری نعیم اللہ باجوہ صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم کرنل (ر) ڈاکٹر الطاف الرحمٰن صاحب ہارٹ اٹیک کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔ بفضل اللہ تعالیٰ طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب سے کامل شفایابی اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باب الابواب شرقی ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے داماد مکرم رانا فیض الرحمٰن صاحب پیرمحل بخار کی وجہ سے چند دن سے علیل ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم سلطان احمد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم نور محمد اشرف صاحب ولد مکرم غلام محمد صاحب مرحوم مورخہ 4 جنوری 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 4 جنوری 2016ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب نائب وکیل الاشاعت تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 64 برس تھی۔ آپ گزشتہ ایک برس سے پھیپھڑوں کے مرض میں مبتلا تھے۔ مرض کا مقابلہ بڑی بہادری اور صبر سے کیا۔ آپ پیشے کے اعتبار راجگیر تھے۔ بیت اقصیٰ ربوہ کی تعمیر میں شرکت کی سعادت پائی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازی، چندے کی ادائیگی میں باقاعدہ، مہمان نواز، عہد کے پابند، صابر اور شفیق طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کی حس مزاح بہت تیز تھی۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا، تین بیٹیاں چار بھائی اور ایک بہن یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم میرے پیارے بھائی کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے، ان کے ساتھ مغفرت وشفقت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عطاء الوحید باجوہ استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ میر پور خاص زوجہ مکرم ریاض احمد باجوہ صاحب مورخہ 16 جنوری 2016ء کو بعد علالت بقضاء الٰہی ربوہ میں وفات پا گئیں۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔ اسی روز بعد نماز ظہر بیت مبارک میں آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ مورخہ 17 جنوری کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ کی پیدائش 5 جون 1947ء کو 99 شمالی ضلع سرگودھا میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا نام چوہدری بشیر احمد گوندل صاحب اور والدہ کا نام عائشہ بی بی صاحبہ تھا۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود کے رفیق حضرت علی محمد صاحب کی پوتی تھیں۔ آپ کی ساری زندگی دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے گزری۔ ہمیشہ کسی نہ کسی جماعتی خدمت پر فائز رہیں۔ سات سال تک آپ کو بطور صدر لجنہ اماء اللہ میر پور خاص خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے ایم اے مسلم ہسٹری اور ایم ایڈ کیا۔ محکمہ تعلیم میں بطور پرائمری ٹیچر ملازمت کا آغاز کیا اور ترقی کرتی ہوئیں سب ڈسٹرکٹ ایجوکیشنل آفیسر کے عہدہ تک پہنچیں۔ آپ تہجد گزار، نمازوں اور پردہ کی پابند، خاموش طبع اور خلافت سے والہانہ عقیدت وعشق ووفا کا تعلق رکھنے والی جاں نثار خادمہ تھیں۔ مرحومہ نے لواحقین میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے مکرم محمد نور احمد صاحب جرمنی، خاکسار، مکرم ندرت ریاض صاحب میر پور خاص، تین بیٹیاں مکرمہ مسرت رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ، مکرمہ فوزیہ طاہر صاحبہ ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ بیت النور لندن اور مکرمہ مستنصرہ صدف صاحبہ ہالینڈ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت سٹاف نرس

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں کوالیفائیڈ نرسز کی آسامیاں خالی ہیں۔ جنہوں نے نرسنگ کا ڈپلومہ کیا ہوا ہو۔ خواہشمند اپنی CV، تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپیاں اور درخواست ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام، اپنے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

بقیہ از صفحہ 4: ڈاکٹر عبدالسلام کیلئے خراج تحسین

پھر ڈاکٹر عبدالسلام چند تحقیقی مقالے لکھنے کی غرض سے کیمبرج گئے تو سینٹ جونز کالج نے انہیں لیکچرار کے عہدے کی پیشکش کی۔ یہ عہدہ نکولس کیمز کے چلے جانے سے خالی ہوا تھا اور انہوں نے کالج کو ڈاکٹر عبدالسلام کو یہ عہدہ دینے کا مشورہ دیا تھا۔ یہ بھی ایک اعزاز تھا جس نے انہیں یہ سوچنے پر مجبور کردیا کہ اپنے ملک میں تحقیقی کاموں کی فضا اور سہولت میسر نہیں ...... اسی دوران سیکرٹری تعلیم پنجاب نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ پیشکش قبول کرلیں کیونکہ یہ نہ صرف ان کے لئے بلکہ ملک کے لئے بھی عزت کی بات ہے۔ غرض کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے یہ پیشکش قبول کرلی اور ڈیپوٹیشن پر کیمبرج چلے گئے اور لیکچر شپ سنبھال لی۔ انہوں نے یکم فروری 1954ء سے کیمبرج میں اپنے کام کا آغاز کیا۔ (صفحہ 28)

اس عظیم سائنسدان کی قدر کرتے ہیں۔ ہم اپنے ملک کے اخبارات و رسائل میں تو حقائق درست کرسکتے ہیں۔ مگر کیسے اور کب؟ ہم اپنے ملک میں نئی تاریخ تو رقم کرسکتے ہیں۔ مگر ان تاریخی لمحات اور ریکارڈ کو کیسے بدلیں جو نہ صرف سچائی کا حصہ ہیں بلکہ دوسرے ممالک و اقوام میں محفوظ بھی ہیں۔"

(صفحہ 30)

(گلوبل سائنس شمارہ نومبر 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 3 فروری

طلوع فجر	5:37
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:46
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	21 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	6 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3 فروری 2016ء

7:25 am	گلشن وقف نو ناصرات
9:55 am	لقاء مع العرب
11:55 am	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 20 مئی 2012ء
1:55 pm	سوال وجواب
8:15 pm	دینی وفقہی مسائل

وردہ فیبرکس

لگ گئی لگ گئی وردہ پر سیل لگ گئی

جی ہاں وردہ پرنٹ کولیکشن پر سیل لگ گئی ہے
کیونکہ اتنی سردی میں ہم ہی رکھ سکتے ہیں آپ کا خیال

عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں۔

کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں — معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر

نعیم آپٹیکل سروس

نظر و دھوپ کی عینکیں

چوک کچہری بازار، فیصل آباد 041-2642628 0300-8652239

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — قائم شدہ 1952

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10